

مولانا غلام الرحمن صاحب مدرس و نائب مفتی
دارالعلوم حقانیہ

اسلام کا نظام عدل و انصاف

دوسری چیز جو نفاذ عدل کے لئے مانع ہے اور انسان کو ظلم اور نا انصافی کی طرف لے جاتی ہے وہ عداوت اور آپس میں دشمنی ہے۔ قرآن مجید نے اس امر کی نشان دہی یوں فرمائی۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان
لا تعدلوا اعداؤا هو اقرب
للتقوی و اتقوا اللہ ان اللہ
خبیر ما تعدلون

کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو
عدل کرو۔ یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقوی سے۔
اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ کو خوب خبر ہے۔ جو تم
کرتے ہو۔

اہل اسلام کا طرہ امتیاز | شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رقم طراز ہیں۔
"عدل کا مطلب ہے کسی شخص کے ساتھ بدون افراط و تفریط کے وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے
عدل اور انصاف کا ترازو ایسا صحیح اور برابر ہونا چاہئے کہ عمیق سے عمیق محبت اور شدید سے شدید عداوت بھی
اس کے دونوں پہلوؤں میں سے کسی پہلو کو جھکا نہ سکے۔"

اور یہی وہ رسم ہے جس کو اہل اسلام نے ہمیشہ کے لئے قائم رکھا۔ مفتوحہ علاقوں میں اسلام کا رتاؤ ہمیشہ کے
لئے انسانیت پر مبنی رہا۔ معاملات اور دیگر حقوق میں غیر مسلموں کو پورا پورا حق دیا گیا ہے۔

اہل مغرب کا سفاکانہ کردار | ہم جب اقوام عالم اور ایام باقیہ کے تاریخی واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو آسانی سے
اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ دیگر مذاہب اور ادیان والے غیر مذہب والوں سے چوپایوں جیسا سلوک بھی روا
نہیں رکھتے۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ اسلام کا مقابلہ اگر دور حاضر کی مغربی تہذیب سے کیا جائے تو یقیناً اسلام
اپنی تاریخ کے ہر دور میں زیادہ وسیع بلند و پاکیزہ نظر آئے گا۔

اہل مغرب آج جس مذہبی آزادی کا دم بھرتے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے یہاں وہ دور بھی گزر چکا ہے جس میں

لے سورہ مائدہ آیت ۴۸ تفسیر عثمانی

انڈس کی "تحقیقاتی عدالتوں" کی بہیمانہ سرکاری اور مشرق میں صلیبی جنگوں کی سفاکیاں ملتی ہیں۔ اہل مغرب نے اپنے نظریوں سے اختلاف کرنے والوں کو آگ میں جلاسنے کا سزا کو جائز رکھا۔ اور یہی وہی لہجہ کہ مذہبی دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے احتساب کی عدالتیں قائم ہوئیں جنہوں نے دشمنوں کو بلاوجہ وہ سزا دی جس کی نظیر یہی دنیا تک نہیں مل سکے گی۔

ان عدالتوں اور احتساب کے محکموں نے ایک اندازے کے مطابق بتیس ہزار انفس انسانیم کو زندہ جلایا جن میں ہیٹلر اور طبیعات کا مشہور عالم برونو (BRUNOE) اور گلیلیو (GHLILIO) کو بھی یہی سزا دی گئی۔ کسی مفتوحہ علاقوں میں مخالفین کے وجود کو دیکھنا بھی بروائنت نہیں کیا۔ جس علاقہ میں فاشیاناہ انداز سے داخل ہوتے وہاں اعلان کرتے کہ جو ہمارے خیال سے مخالف ہو وہ ہمارے ملک سے نکل جائے۔ جیسا کہ فرانس میں جنرل کاترون نے ۱۹۴۰ء میں دمشق کے گذشتہ انقلاب کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ہم صلیبی مجاہدین کے پوتے ہیں جس کو ہماری حکومت پسند نہ ہو وہ یہاں سے نکل جائے!

اور اس سے ملتی جلتی بات اس کے ایک ہم مشرب نے ۱۹۴۵ء میں اجزا میں کہی تھی کہ اقلیت سے روس کا سلوک موجودہ دور میں دوسری عظیم طاقت روس کے کمیونسٹ بلاک تو غیر کمیونسٹوں کے وجود کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مذہبی رسوم اور عبادت خانوں کو ختم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اقلیت کے ساتھ نازیبا سلوک کا اندازہ آپ روسی مسلمانوں کی مساجد اور مدارس سے کئے ہوئے حشر سے لگا سکتے ہیں۔ روس میں کمیونسٹ انقلاب سے قبل مسلمانوں کے بیان کے مطابق پچیس ہزار مدارس تھے لیکن کمیونسٹوں کے انقلاب کے بعد یہ مدارس بند کر دیئے گئے اور اساتذہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ مدارس کی وہ عمارتیں جس میں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی تھیں بعض کو مسما اور بعض کو ضبط کر کے اصطبلوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور پچیس سال کے عرصہ میں ایک مذہبی مدرسہ بھی نہ رہا۔

یہی حال مساجد کا تھا۔ ۳۱ ہزار مساجد آباد تھیں لیکن ۱۹۴۲ء کی رپورٹ کے مطابق پورے روس میں ۱۳۱۲ مساجد رہ گئیں۔ باقی سب منہدم کر دی گئیں۔ برطانوی دور کے مظالم روس اور یورپ تو درکنار خود اس پاک و ہند کی تاریخ کو دیکھئے۔ برطانی ٹرمنڈ نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذہب کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا۔

۱۔ ماخوذاً "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳

کراچی کے مقدمہ میں رئیس الاحرار حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور شیخ الاسلام و المسلمین حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین کا آخر کیا جرم تھا؟ صرف اس قدر کہ مذہب اسلام کے مطابق مسلمان سپاہیوں کو ترکہ کی مسلمان افواج کے مقابلہ میں استعمال نہ کیا جائے۔

ان واقعات اور حالات کو پیش کرنے سے میرا واحد مقصد یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب نے اقلیت اور دشمنوں سے اور کسٹار اور اسلوک سے جو روانہ رکھا ہو۔ عداوت اور شہمتی کی بنا پر وہ کون سی بے انصافی ہے جو نہ استعمال کی گئی ہو۔

دشمنوں سے اسلام کا روادار نہ اسلوک | مگر اسلام نے اپنے مخالفوں اور اقلیت سے جو حسن سلوک کیا اس کا اندازہ آپ خلفائے راشدین کے طرز عمل اور کردار سے کر سکتے ہیں۔ خود اہل حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم نے آخر وقت تک غیر مسلموں اور زمینوں کے حقوق کی مخالفت کی بڑی تاکید فرمائی تھی۔ زمینوں کے لئے باقاعدہ حقوق مقرر کئے گئے اور خلافت راشدہ کے دور میں بھی اسی اصول کو اپنایا گیا۔ یہاں تک کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو وہی حقوق دئے جو ان کے لئے تاجدار حرم نے مقرر کئے تھے۔

انہم حقوق | کسی قوم کے حقوق صرف تین چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ جان۔ مال اور مذہب۔ ان کے سوا اور جتنے حقوق ہیں وہ سب ان کی تخت آجاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے عا دلانہ دور میں بیت المقدس کے عیسائیوں کو معاہدہ میں جو حقوق دئے گئے تھے وہ یہ ہیں۔

" یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المؤمنین نے اہل ایلیا کو دی۔ یہ امان جان و مال، گرجا، صلیب، تندست، بیمار اور ان کے تمام اہل مذہب کے لئے ہے۔ نہ ان کے گرجا میں سکونت اختیار کی جائے گی نہ وہ ڈھائے جائیں گے۔ نہ ان کے احاطہ کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔ مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔"

اور یہ حقوق صرف ایلیا والوں سے مخصوص نہیں تھے بلکہ عالم اسلام میں جہاں مسلمان فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے

تو وہاں کے رہنے والوں کو یہ حقوق دئے۔ اہل جرجان کے ساتھ جو معاہدہ کیا گیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :-

" ان کی جان، مال، مذہب و شریعت سب کو امان ہے ان میں سے کسی شے میں کوئی تغیر نہیں کیا جائے گا۔"

آذر بائبجان کے معاہدہ میں بھی یہ الفاظ تھے :-

" جان و مال اور مذہب و شریعت کو امان ہے " لے
 دور صدیقی کے عہد نامے | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی حیرہ کے عیسائیوں کو اذروئے
 معاہدہ یہ حقوق دئے گئے۔

" ان کی خانقاہیں اور گرجے نہ منہدم کئے جائیں اور نہ ان کا کوئی قصر گریبا جائے گا جس میں
 وہ ضرورت کے وقت دشمنوں کے مقابلہ میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ ناقوس بجانے کی ممانعت نہ ہوگی
 اور نہ تہوار کے موقع پر صلیب نکالنے سے روکے جائیں گے۔
 اور یہ بات صرف کاغذی کارروائی تک محدود نہ تھی، بلکہ خلقائے راشدین ہمیشہ کے لئے ماتحت گورنروں
 کو اس کے متعلق ہدایات جاری فرمایا کرتے تھے۔ غیر مسلموں سے وہی سلوک برتا جاتا تھا جو سلوک مسلمانوں سے
 روا رکھا جاتا تھا۔

چنانچہ حضرت عمرؓ نے شام کے سفر میں ایک مقام پر دیکھا کہ ذمیوں پر سختی کی جا رہی ہے جب سبب دریافت
 کیا تو معلوم ہوا کہ جزیہ ادا نہیں کیا گیا۔ پوچھا کیوں۔ جواب ملا۔ سبب ناداری ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ انہیں چھوڑ
 دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ دو۔ جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے
 ہیں خدا انہیں قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کرے گا۔
 نادار مفلس اور معذور ذمی جزیہ سے مستثنیٰ تھے بلکہ خود بیت المال سے ان کی کفالت کی جاتی تھی چنانچہ
 حیرہ کے معاہدہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

" اگر کوئی بوڑھا ذمی کام کرنے سے معذور ہو جائے۔ یا کوئی آفت آئے۔ یا دولت مندی کے
 بعد غریب ہو جائے اور اس کے اہل مذہب اسے خیرات دینے لگیں تو اس کا جزیہ موقوف کر دیا
 جائے گا۔ اور اس کی اولاد کو بیت المال سے خرچ دیا جائے گا۔"

حضرت عمرؓ کا ایک لطیف استدلال | یہ معاہدہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا تھا اور عہد فاروقی میں اس
 پر باقاعدہ عمل جاری رہا۔ بلکہ حضرت عمرؓ نے تو قرآنی استدلال سے اس کو اور زیادہ موکد کر دیا۔ چنانچہ ایک دفعہ
 ایک ضعیف شخص کو بھیک مانگتے دیکھا، پوچھا، بھیک کیوں مانگتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ پر جزیہ لگایا
 گیا ہے اور میں ادا نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اسے اپنے گھر لے گئے اور کچھ نقد دے کر داروغہ کو پیغام
 بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کریں۔ اور فرمایا کہ کلام اللہ کی یہ آیت

لے طبری فتح بیت المقدس بحوالہ تاریخ اسلام ص ۲۲۲ لے ایضاً لے کتاب الحراج قاضی ابو یوسف لے کتاب الخراج

وَأَمَّا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ فِي فَقْرٍ مِّنْ مَّرَادِ مُسْلِمَانٍ أَوْ مَسَاكِينٍ مِّنْ مَّرَادِ أَوْلِيَاءِ كِتَابٍ هِيَ أَوْ فُرِيَا
خدا کی قسم یہ انصاف نہیں ہے کہ ان لوگوں کی جوانی سے تو ہم فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں ان کو نکال دیں۔
حفاظت نفس کا یہ عالم تھا کہ جہاں کہیں کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کر دیتا تو حضرت عمرؓ یا قاعدہ اس سے
قصاص لینے کا حکم فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو قتل کر دیا۔ تو
آپ نے قاتل کو مقتول کے وراثت کے حوالہ کر کے اس سے قصاص لیا۔

• حفاظت مال کے بارے میں اگر کوئی شخص کسی ذمی کی کسی جائیداد یا مال کو نقصان پہنچاتا تو حضرت عمرؓ اس کا
معاوضہ بسا اوقات بیت المال سے دلاتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ اسلامی لشکر نے شام کے ایک ذمی کی زراعت کو
پامال کر دیا تو حضرت عمرؓ نے اس ذمی کو بیت المال سے دس ہزار درہم کا معاوضہ دلایا۔

ذمیوں کے بارے میں عہد | حضرت عمرؓ جیسا کہ خود ذمیوں کے حقوق کی نگہداشت کرتے تھے۔ ایسے ہی
فاروقی میں خصوصی ہدایت | ماتحت گورنروں سے کروائے۔ چنانچہ فاتح شام حضرت ابو عبیدہؓ کو لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو ذمیوں پر ظلم کرنے، ان کو نقصان پہنچانے اور بے وجہ ان کے مال کھلنے سے روکو
اور ان سے جو شرطیں کی گئی ہیں انہیں پورا کرو۔“

بلکہ حضرت عمرؓ دنیا سے جاتے وقت آئندہ خلیفہ کے لئے جو ہدایات لکھتے ہیں۔ ان میں ذمیوں کے حقوق
اور نگہداشت کا خصوصی تذکرہ موجود ہے۔

”میں ان لوگوں کے حق میں جن کو خدا اور رسول کا ذمہ دیا گیا ہے۔ یہ وصیت کرتا ہوں کہ ان
سے جو عہد کیا گیا ہے اسے پورا کیا جائے۔ اس کی حمایت میں لڑا جائے۔ اور ان کی طاقت
سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔“

یہی وہ اسلامی عدل و انصاف ہے جس میں دوست اور دشمن کو ایک نظر سے دیکھا گیا ہے۔ وہ دشمن جو
بدترین دشمن تھے۔ جو مذہب اور عقیدہ کے دشمن تھے۔ ان سے جب اس قدر انصاف قائم رکھا گیا تو اول کون ہو
سکتا ہے جس کے ساتھ اسلام نے ظلم کی گنجائش رکھی ہو۔ ان واقعات سے باسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ
خلفائے راشدین نے اس آیت پر ”کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو ظلم پر آمادہ نہ کرے“ کیا عمل کیا ہے اور امت محمدیہ
کے لئے قیامت تک ایک عملی نمونہ چھوڑا ہے۔

وہ دشمن جو اپنے کئے ہوئے افعال و کردار کی وجہ سے بڑی بڑی سزاؤں کے مستحق و منتظر تھے۔ ندامت

اور پیشانی کی وجہ سے نظرس جھکی ہوئی تھیں اپنی جانیں خطرے میں دیکھتے تھے۔
لیکن اسلام نے اس کے برعکس جان کی حفاظت کے علاوہ مال و مذہب کو بھی محفوظ رکھا اور معاشرہ میں
ان کو انسانیت کی نظر سے دیکھا گیا۔

مال و دولت | تیسری چیز مانع انصاف مال و دولت کی فراوانی یا فقدان ہے۔ مثلاً ایک انسان بسا اوقات
کسی غریب کی غربت کو دیکھ کر اس پر ترس کھا کر اس غریب کے لئے جھوٹی گواہی دیتا ہے اور یا غریب کی غربت
پر ترس کھا کر فیصلہ اس کے حق میں کر جاتا ہے۔ جس میں ظلم اور زیادتی کا ارتکاب ہے۔ جب کہ آج کل ہمارے اس
معاشرہ میں یہ بہت کم ہے اور غریب کی غربت سے بہت کم لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ دوسری صورت میں انسان
بعض اوقات مالدار کی مالداری کی وجہ سے ظلم پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ مالدار سے کچھ طمع اور امید کی خاطر گواہ جھوٹی
گواہی دے کر حاکم سے غلط فیصلے کا حکم صادر کرتا ہے۔ جو یقیناً ظلم اور نا انصافی ہے۔
قرآن مجید نے اس کی نشاندہی یوں فرمائی :-

ان یکن غنیاً او فقیراً فاللہ اولیٰ
بہما فلا تتبعوا السوئی ان تعدلوا لہ
اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ ان کا خیر خواہ تم سے
زیادہ ہے سو تم پیروی نہ کرو خواہش کی۔ انصاف کرنے میں۔
شہادت کے اصول | شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں۔

”یعنی سچی گواہی دینے میں اپنی کسی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ کہ مالدار کی رعایت کر کے یا محتاج پر ترس
کھا کر سچ کو چھوڑ بیٹھو۔ جو حق ہو۔ سو کہو۔ اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ اور ان کے مصالح سے واقف ہے
اور اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ یہ
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

” اور گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو۔ نہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں یہ امیر ہے اس کو
نفع پہنچانا چاہتے تاکہ اس سے بے مروتی نہ ہو۔ یا یہ غریب ہے اس کا کیسے نقصان کر دیں۔ تم گواہی دینے میں
کسی کی امیری، غریبی یا نفع و نقصان نہ دیکھو۔ کیونکہ وہ شخص جس کے خلاف گواہی دینی پڑے گی۔ اگر امیر ہے
تو غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے۔ اتنا تعلق تم کو نہیں۔ کیونکہ تمہارا تعلق جس قدر ہے
وہ بھی انہی کا دیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا جو تعلق ہے۔ وہ تمہارا دیا ہوا نہیں۔ پھر باوجود قوی تعلق کے اللہ تعالیٰ
نے ان کی مصالحت اس میں رکھی ہے۔ نہ گواہی میں حق بات کہی جائے۔ تو تم ضعیف تعلق کے باوجود اپنی شہادت میں

ایک عارضی مصالحت کا کیوں خیال کرتے ہوئے

چونکہ شہادت اور فیصلہ دونوں میں تسلط علی الغیر موجود ہے۔ جب گواہی دیتے گواہ ان امور کو مد نظر رکھے گا۔ تو قاضی اور فیصلہ کرنے والا حاکم بطریق اولیٰ ان امور کا پابند رہے گا۔ قاضی اور حاکم فیصلہ کرتے وقت جیسوں کی انتظار میں بیٹھے گا۔ بلکہ جو حق ہو اس کا امضاء کرے گا۔ اسلامی قوانین میں تو اس مانع اور رکاوٹ کا سخت نوٹس لیا گیا ہے۔ جب صاحب عہدہ کسی عہدہ اور منصب پر فائز ہو تو اپنے اس منصب سے غلط فائدے نہیں اٹھائے گا۔ ایسی پارٹیوں میں شمولیت سے اجتناب کرے گا جو پارٹیاں صرف اس کے عہدہ کی وجہ سے اس کو دی جاتی ہوں۔

رشوت کی اقسام اور احکام | یہی وجہ ہے کہ رشوت کی تمام اقسام کو لینے والے کے لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور رشوت قبض کرنے سے کبھی ملکیت میں نہیں آسکتا۔ بلکہ رشوت میں لیا ہوا مال صاحب مال کو واپس کرنا واجب ہے۔ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ رشوت کی جملہ اقسام اور ان کے احکام کے متعلق عرض کروں۔

فقہاء کرام کے فرمان کے مطابق رشوت کی چار قسمیں ہیں :-

- ۱۔ پہلی قسم رشوت جس کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ یہ ہے کہ ایسے منصب پر فائز ہونے کے لئے رشوت سے جس منصب کا یہ اہل نہ ہو۔ چونکہ غیر اہل کا کسی منصب پر فائز کرنا اور فائز ہونے والوں کو ناجائز ہے لہذا اس ناجائز کام کے لئے رشوت لینا اور دینا دونوں ناجائز اور حرام ہیں۔
 - ۲۔ دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فیصلہ کرنے والے حاکم، قاضی یا مجسٹریٹ کو کچھ رقم اس لئے دی جائے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یہ بھی طرفین کے لئے حرام ہیں۔
 - ۳۔ تیسری قسم کی رشوت یہ ہے کہ کسی شخص کو کچھ رقم یا کوئی چیز اس لئے دی جائے کہ یہ اپنا جائز کام اس سے کروائے۔ لیکن اس میں یہ بشرط ہے کہ یہ کام جائز ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے کسی شخص کی حق تلفی کا سبب اور ذریعہ نہ ہو۔ لہذا ان شرط کے بعد رشوت دینے کی اجازت ہے لیکن رشوت لینا اس صورت میں بھی حرام ہے۔
 - ۴۔ چوتھی قسم یہ ہے کہ کسی شخص کو کچھ رقم اس لئے دی جائے کہ اس کے شر اور فساد سے محفوظ رہے۔ اپنی جان سے ظلم اور فساد کے دفع کے لئے کچھ دینا جائز ہے لیکن لینا اس صورت میں بھی حرام ہے۔
- جب ایک گواہ اور ایک حاکم یہ نظر یہ قائم کر لے کہ مجھے کسی مالدار سے کوئی سروکار نہیں۔ وہ نہ چائے پانی

کے انتظار میں ہو اور نہ بخشش کی طمع اور لالچ میں ہو۔ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی مالدار شخص کی مالداری کی وجہ سے اس کی رعایت کرے۔ اسلام میں تو اسکا اور غلام امیر اور غریب سب برابر ہیں۔

شرعی عدالت میں شاہ و گدا برابر ہیں | حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاں کہیں امیر اور غریب کے اس امتیازی سلوک کو دیکھتے تو اس سے منع فرماتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام بے جا امتیازات کو مٹا کر شاہ و گدا، بلند و پست کو ایک سطح پر کھڑا کر دیا تھا جس کی ایک جھلک اس واقعہ میں موجود ہے۔

شام کا ایک نامور بادشاہ جبکہ غسانی مسلمان ہو گیا تھا۔ طواف میں اس کی چادر کا ایک کونہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آ گیا۔ جبکہ نے اس شخص کو تھپڑ مارا۔ اس شخص نے برابر کا جواب دیا۔ جبکہ نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم نے جیسا کیا ویسا پایا۔

جبکہ نے جواب میں کہا کہ ہم تو وہ ہیں کہ اگر کوئی شخص ہم سے گستاخی سے پیش آئے تو وہ قتل کا سزا دار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مال جاہلیت میں ایسا ہی تھا لیکن اسلام نے پست و بلند کو ایک کر دیا۔

جبکہ نے کہا کہ اگر اسلام ایسا مذہب ہے تو میں اس سے باز آتا ہوں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ آج دنیا میں یہ نظارہ موجود ہے معاشرہ مختلف قسم کی بے ضابطگیوں کا شکار ہے۔ امیر اور غریب ایک دوسرے کے مقابل بنے ہوئے ہیں۔ امیر اپنے مال کی وجہ سے مختلف جرائم کے ارتکاب کو اپنے لئے باعزت و فخر سمجھتا ہے۔ جرم کو عیب نہیں سمجھتا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یقیناً یہ بات معلوم ہوگی کہ صرف مال کی وجہ سے اسے بے جا رعایتیں دی گئی ہیں۔ یہ اس کے نتائج اور اثرات ہیں جو معاشرہ کی تباہی کا سبب ہیں :

لہذا تاریخ اسلام

